السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور میری دعا ہے کہ اللہ آپ سے دین حق اور دین اسلام کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور شہادت کی موت عطا فرمائے۔ محترم مجھے کچھ مسائل درپیش ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں مجھے ان کا حل بتا دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(۱) میرے بھائی کو کچھ عرصہ پہلے Medicalrap کی نوکری ملی ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ مجھے ایک ڈاکٹر نے کہا کہ میں اگر تمہاری دوائیاں فروخت کروں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ بھائی نے جواب دیا کہ جو کل تک فروخت ہو جائیں گی۔ ۳۰۰ والا کارڈ لا دیا اور بعد میں کمپنی سے اپنے پیسے وصول کر لیے۔ (Medicine) کچھ آپ چاہیں؟ اس قسم کی بحث کے بعد آخر کار ڈاکٹر نے کہا کہ مجھے ایک عدد موبائل کارڈ لا دیں۔ آپ کی دوائیاں

سوال یہ ہے کہ کیا یہ معاملہ رشوت میں آئے گا یا نہیں اگر یہ رشوت ہے تو ان حالات میں میں کیا کروں کیونکہ میں گھر میں اکیلا اہل حدیث ہوں۔ اور میرے منع کرنے سے جھگڑا ہو سکتا ہے۔ (قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں)

(۲) میرا کزن بینک کی نوکری کرتا ہے۔ اگر میں اس کے گھر جاؤں تو کچھ کھا سکتا ہوں یا نہیں یا اس کی دعوت قبول کر سکتا ہوں۔ اس کے والد ملک سے باہر کام کرتے ہیں اور مجھے ان کی کمائی پر کوئی شک نہیں۔ اور کیا بینک کی تمام نوکریاں حرام ہیں؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

(۳) کیا بے نمازی کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی اور سالن کھا سکتے ہیں۔ میری والدہ کبھی نماز پڑھتی ہے اور کبھی نہیں۔ حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

(۴) کیا میں دینی پروگرام میں جا سکتا ہوں جبکہ میرے ابو ان سے منع کرتے ہیں اور مجھ سے ناراض ہوتے ہیں اور گھر میں اس وجہ سے جھگڑا بھی ہوتا ہے۔ میں کوئی پروگرام چھوڑنا بھی نہیں چاہتا۔ ان حالات میں میں کیا کروں۔

مجھے آپ کی طرف سے نصیحت بھی مطلوب ہے کیونکہ میرے گھر کے حالات میرے اہل حدیث ہونے کی وجہ سے سخت ہیں اور کبھی کسی بات سے بہت خراب ہو جاتے ہیں۔

اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ شکریہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوالات کے مختصر جوابات درج ذیل ہیں:

(۱) رشوت حرام ہے

یہ رشوت کے حکم میں آتا ہے۔ آپ صبر کریں اور جب موقع ملے بڑے اچھے طریقے، ادب اور پیار سے اپنے بھائی کو سمجھا دیں۔ اگر وہ ناراض ہوں تو بحث نہ کریں۔ ادب واحترام اور محبت سے ان سے تعلقات قائم رکھیں۔ قطع رحمی سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔

(۲) سدی، گناہگار کے گھر سے کھانا پینا

بینک کی نوکری سودی کاروبار کی وجہ سے ناجائز ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ اپنے کزن سے بائیکاٹ کر دیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ''میرا ایک پڑوسی ہے جس کا مال میرے خیال میں خبیث یا حرام ہی ہے۔ وہ مجھے کبھی کبھار (کھانے کی) دعوت دے دیتا ہے۔ اگر میں نہ جاؤں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(ائتہ اواجبہ فانما وزرہ علیہ'' جا کر دعوت قبول کر لیا کرو، اس کا گناہ صرف اسی پر ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۵ ص ۳۳۵ وسندہ حسن''

تنبیہ:

(۱) دعوت دینے والا اگر کسی خاص کھانے کے بارے میں کہے کہ یہ سود یا حرام سے تیار شدہ ہے تو یہ کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ دعوت کا گوشت چوری کا ہے تو آپ نے وہ قیدیوں کو کھلانے کا حکم دیا، یعنی خود نہیں کھایا۔

(دیکھئے سنن ابی داود ۳۳۳۲ وسندہ صحیح)

تنبیہ:

(۲) جو شخص سودی اور حرام کاروبار کرتا ہے اسے مناسب موقع و محل پر نصیحت کرنا، قرآن و حدیث سنانا اور اس کاروبار سے توبہ کرانے کی کوشش کرنا انتہائی مستحسن کام ہے۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اور اگر ہاتھ سے (تبدیل کرنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (دیکھئے صحیح مسلم: ۴۹ و ترقیم دارالسلام: ۱۷۷)

بس یہ یاد رکھیں کہ صلہ رحمی اور رشتہ داری ٹوٹ نہ جائے۔

تنبیہ:

(۳) اگر گناہ گار آدمی کی دعوت قبول نہ کرنے میں یہ امکان ہے کہ وہ توبہ کر کے گناہ چھوڑ دے گا تو پھر دعوت رد بھی کی جا سکتی ہے۔

(۳) نماز کا ترک کردینا کفر ہے

نماز کا ترک کردینا کفر ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بے نمازی کا پکا ہوا کھانا حرام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودیہ عورت کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

(دیکھئے صحیح بخاری (۴۴۲۸، ۲۶۱۷) و صحیح مسلم (۲۱۹۰) و سنن ابی داود (۴۵۰۸، ۴۵۱۱)

آپ اپنی والدہ کے ہاتھ کی پکی ہوئی روٹی اور سالن بغیر کسی شک و شبہ کے کھا سکتے ہیں۔ اگر والدین مشرک بھی ہوں تب بھی دنیا میں اچھے طریقے سے ان کی مصاحبت اختیار کرنی چاہیے۔ دیکھئے سورۃ لقمان، آیت: ۱۴، ۱۵

آپ اپنی والدہ کی خوب خدمت کریں۔ معروف (نیکی) میں پوری پوری اطاعت کریں۔ ان کا دل دکھانے کی کبھی جسارت نہ کریں۔ انتہائی پیار و محبت اور ادب کے ساتھ انہیں نماز پڑھنے کی دعوت دیتے رہیں اور اللہ سے رو رو کر دعا کریں کہ وہ انہیں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۴) دینی امور کی دو قسمیں ہیں:

اول: جو فرض واجب ہے مثلاً نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا وغیرہ ان امور میں اگر والدین یا حاکم یا کوئی شخص منع کرے تو اس کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔

« آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «لا طاعة في معصية

(اللہ کی) نافرمانی میں کوئی اطاعت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: ۷۲۵۷، و صحیح مسلم: ۱۸۴۰)

دوم: جن دینی امور میں جانا جائز و مستحب ہے مثلاً تبلیغی جلسے اور پروگرام وغیرہ، اگر ان سے والدین منع کریں تو ان کی اطاعت کریں اور ان جلسوں و پروگراموں میں نہ جائیں۔ یاد رہے کہ والدین کی اطاعت بھی فرض ہے الا یہ کہ وہ قرآن و حدیث کی مخالفت کا حکم دیں تو پھر ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ آپ اپنے والدین کو ناراض نہ کریں اور نہ گھر میں جھگڑا کرنے کی کوشش کریں رہا پروگرام تو کسی دوست سے اس کی کیسٹ کروالیں اور بعد میں مناسب موقع پر سن لیں۔ اگر آپ کسی پروگرام یا دینی کام میں شامل نہ ہوں اور اس کا نقصان و ضرر زیادہ ہو تو پھر اجتہاد کر کے ان کاموں میں شامل ہو جائیں اور ہر ممکن طریقے سے والدین کو راضی رکھنے کی کوشش کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص227